بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ٭ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ **الفضل** ربوہ

(ایڈیٹر) نسیم سیفی

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

فون ۴۴۹

جلد ۳۸/۷۳ | جمعرات ۲۰ ربیع الثانی ۱۴۰۹ھ ، یکم فتح ۱۳۶۷ ہش ، یکم دسمبر ۱۹۸۸ء | نمبر ۴

اخبارِ احمدیہ

لنڈن سے آمدہ اطلاعات کے مطابق سیدنا حضرت مرزا طاہر احمد صاحب امام جماعت احمدیہ کی صحت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے اور حضور تمام احبابِ جماعت کو محبت بھرا السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ بھجواتے ہیں

ارشاداتِ عالیہ سیدنا حضرت اقدس بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جب کوئی خدا کی رضا پر راضی ہو جائے تو خدا بدلہ دیئے بغیر نہیں چھوڑتا

ابتلاء اس لیے آتا ہے کہ انسان کو اپنے حالات کی اطلاع ہو

بعض آدمی دیکھے گئے ہیں کہ جب کوئی ابتلاء آجائے تو گھبرا اٹھتے ہیں اور خدا تعالیٰ سے شکوہ کرنے لگتے ہیں ان کی طبیعت میں ایک افسردگی پائی جاتی ہے۔ کیونکہ وہ صلح جو کلّی طور پر خدا تعالیٰ سے ہونی چاہیئے انکو حاصل نہیں ہوتی۔ خدا تعالیٰ سے انسان کی اسی وقت تک صلح رہ سکتی ہے کہ جب تک اس کی مانتا رہے۔ یہ بھی یاد رکھو کہ خدا تعالیٰ کا معاملہ ایک دوست کا معاملہ ہے۔ کبھی ایک دوست دوسرے کی مان لیتا ہے اور دوسرے وقت اس کو اس دوست کی ماننی پڑتی ہے اور یہ تسلیم خوشی اور انشراحِ صدر سے ہونی چاہیئے نہ کہ مجبوراً ..... اللہ تعالیٰ ..... فرماتا ہے ..... ہم آزماتے رہیں گے کبھی ڈرا کر، کبھی بھوک سے، کبھی مالوں اور ثمرات وغیرہ کا نقصان کرکے۔ یہاں ثمرات میں اولاد بھی داخل ہے اور یہ بھی کہ بڑی محنت سے کوئی فصل تیار کی اور یکایک اسے آگ لگ گئی۔ یا دیگر امور کے لئے محنت و مشقت کی مگر نتیجہ میں ناکام گیا۔ غرض مختلف قسم کے ابتلاء اور عوارض انسان پر آتے ہیں اور یہ خدا تعالیٰ کی آزمائش ہے۔ ایسی صورت میں جو لوگ اللہ تعالیٰ کی رضا پر راضی اور اس کی تقدیر کے لئے سرِ تسلیم خم کرتے ہیں وہ ..... کسی قسم کا شکوہ اور شکایت یہ لوگ نہیں کرتے ..... یہی وہ لوگ ہیں جن کے حصہ میں اللہ تعالیٰ کی خاص رحمت آتی ہے۔ اللہ تعالیٰ انہیں لوگوں کو مشکلات میں راہ دکھا دیتا ہے۔ یاد رکھو کہ اللہ تعالیٰ بڑا ہی کریم و رحیم اور بامروت ہے جب کوئی شخص اس کی رضا کو مقدم کر لیتا ہے اور اس کی مرضی پر راضی ہو جاتا ہے تو وہ اس کو اس کا بدلہ دیئے بغیر نہیں چھوڑتا۔ غرض یہ تو وہ مقام اور مرحلہ ہے جہاں وہ اپنی بات منوانی چاہتا ہے۔ دوسرا مقام اور مرحلہ وہ جو ..... بندے کی بات ماننے کا وعدہ فرماتا ہے۔"

(ملفوظات جلد اول ۲۵۵-۲۵۶)

"..... یہ ضرور ہے کہ مخالف بھی ہوں کیونکہ سنّت اللہ اسی طرح جاری ہے کہ ہر شخص جو خدا کی طرف قدم اٹھاتا ہے اس کے لئے امتحان ضروری رکھا ہوا ہے ..... امتحان خدا کی عادت ہے۔ یہ خیال نہ کرو کہ عالم الغیب خدا کو امتحان کی کیا ضرورت ہے۔ یہ اپنی سمجھ کی غلطی ہے۔ اللہ تعالیٰ امتحان کا محتاج نہیں ہے۔ انسان خود محتاج ہے۔ تاکہ اس کو اپنے حالات کی اطلاع ہو اور اپنے ایمان کی حقیقت کھلے۔ مخالفانہ رائے سُن کر اگر مغلوب ہو جاوے تو اقرار کرنا پڑتا ہے کہ قوت نہیں ہے۔ جس قدر علوم و فنون دنیا میں ہیں بدون امتحان اُن کو سمجھ نہیں سکتا۔ خدا کا امتحان یہی ہے کہ انسان سمجھ جاوے کہ میری حالت کیسی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ مامور من اللہ کے دشمن ضرور ہوتے ہیں جو ان کو تکلیفیں اور اذیتیں دیتے ہیں۔ توہین کرتے ہیں۔ ایسے وقت میں سعید الفطرت اپنی روشن ضمیری سے انکی صداقت کو پالیتے ہیں۔ پس ماموروں کے مخالفوں کا وجود بھی اس لئے ضروری ہے۔ جیسے پھولوں کے ساتھ کانٹے کا وجود ہے۔ تریاق بھی ہیں تو زہریں بھی ہیں۔ کوئی ہم کو کسی نبی کے زمانہ کا پتہ دے جس کے مخالف نہ ہوئے ہوں اور جنہوں نے اس کو دوکاندار۔ ٹھگ، جھوٹا، مفتری نہ کہا ہو۔ موسیٰ علیہ السلام پر بھی افتراء کر دیا۔ غرض اُن پر ہر قسم کے افتراء کئے جاتے ہیں تا لوگ آزمائے جاویں (اور یہ ہرگز نہیں ہوتا کہ خدا کے لگائے ہوئے پودے ان نابکاروں کی پھونکوں سے معدوم کئے جاویں)" (ایضاً صد ۲۱۲)

اسیرانِ راہِ مولیٰ کیلئے خصوصی درخواستِ دعا

پاکستان کے مختلف شہروں میں متعدد احمدی اسیرانِ راہِ مولیٰ قید و بند کی صعوبتیں جھیل رہے ہیں یہ تمام افراد احباب جماعت احمدیہ کی خصوصی دعاؤں کے مستحق ہیں۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ایسے احباب کی مخلصی اور نجات کی تدبیروں کو کامیاب کرے اور ان سب احباب کو استقامت کے ساتھ قربانی پیش کرنے کی توفیق دے اور اپنی جناب سے ان قربانیوں کو قبول کرکے ان تمام احباب کو اپنے بے پناہ فضلوں سے نوازتا چلا جائے۔ یہ احباب ہیں سکھر کے محترم پروفیسر ناصر احمد قریشی، محترم رفیع احمد صاحب قریشی، ساہیوال کے مکرم رانا نعیم الدین صاحب مکرم محمد الیاس منیر صاحب مربی سلسلہ، مکرم ملک محمد دین صاحب مکرم محمد حاذق صاحب مکرم عبد القدیر صاحب مکرم نثار احمد صاحب اور متعدد دوسرے احباب جن کے ناموں کی فہرست بڑی طویل ہے۔

یہ سب اسیرانِ راہِ مولیٰ احباب جماعت کی خاص الخاص دعاؤں کے حقدار ہیں۔

احباب محتاط رہیں

پشاور کا ایک شخص مسمی یار گل جو ڈاکٹر کہلاتا ہے، اپنے آپکو مخلص احمدی ظاہر کر کے احمدی گھرانوں میں شادیاں کر چکا ہے معلوم ہوا ہے کہ یہ شخص آجکل پنجاب میں آکر احمدی گھرانوں سے رابطہ کرکے اور یہ کہہ کر کہ اسکی پہلی بیوی فوت ہو چکی ہے اپنے رشتہ کی کوشش کر رہا ہے۔ احباب اس شخص سے محتاط رہیں۔

(ناظر امور عامہ)

چندہ عام، حصہ آمد
چندہ جلسہ سالانہ بروقت
ادا کریں۔

پبلشر مسعود احمد نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ سے چھپوا کر دارالنصر غربی ربوہ سے شائع کیا قیمت: ایک روپیہ پچاس پیسے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

الفضل

یکم فتح ۱۳۶۷ ہش

یکم دسمبر ۱۹۸۸ء

اپنے قارئین سے گزارش

ہماری خواہش ہے۔ اور ہمارے قارئین کی شائید ہم سے بھی زیادہ خواہش ہو۔ کہ جو کچھ الفضل کے ذریعہ قارئین کو ملنا چاہیئے وہ ضرور ملے۔ بالفاظ دیگر الفضل جس مقصد کے لئے جاری کیا گیا تھا اس مقصد کو احسن طریق پر پورا کرے۔

ہم اپنے قارئین کو یقین دلاتے ہیں کہ ہم ہر جہت سے اس سعی میں شب و روز مصروف رہیں گے کہ الفضل کے ذریعہ اپنے قارئین کی صحیح معنوں میں خدمت کریں اور ان کی تشنگی کو بجھانے کی خاطر کوئی دقیقہ فروگزاشت نہ ہونے دیں۔

اس سلسلہ میں قارئین کرام سے ہماری گزارش ہے کہ ہمیں ان کے تعاون کی اشد ضرورت ہے ہم خوب جانتے ہیں کہ قارئین پرچہ کو پڑھ کر ایک دوسرے سے بات کرتے ہیں اور بعض اوقات نہایت اخلاص سے کی گئی یہ بات شدید تنقید کا رنگ رکھتی ہے۔ اخبار میں فلاں بات کیوں چھپی یا فلاں بات کیوں نہ چھپ سکی؟ فلاں قسم کی خبریں کیوں دی جاتی ہیں؟ اور فلاں قسم کی خبروں سے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ گریز کیا جاتا ہے۔ ہر قاری کو یہ حق حاصل ہے کہ وہ اخبار پڑھ کر اس پر تبصرہ کرے، اس میں موجود ہونے والی چیزوں پر تنقید کرے اور نہ ہونے والی چیزوں کی کمی کے احساس کا اظہار کرے۔ آخر جو شخص اخبار پڑھنے پر اپنا وقت صرف کرتا ہے اس کا یہ حق ہے کہ اس سے اپنی تسلی کا سامان مانگے۔ لیکن ہم یہ گزارش کریں گے اگر آپ نے اپنی بات صرف اپنے حلقۂ دوستاں تک محدود رکھی تو یہ تو ہو سکتا ہے کہ آپ نہایت بیباکی کے ساتھ کھل کر تنقید کرتے رہیں۔ لیکن اس طرح اخبار میں کسی تبدیلی کا امکان نہیں۔ کیونکہ آپ کے دوست آپ کی بات تو سن لیں گے لیکن چونکہ اخبار کی ادارت میں ان کا کوئی ہاتھ نہیں نہ اس پر انہیں کوئی اختیار حاصل ہے۔ وہ اس کے مشتملات میں ایک ذرہ بھر بھی تبدیلی نہیں کر سکیں گے۔ آپ کا تبصرہ اور آپ کی تنقید اور آپ کے اس پرچہ سے متعلق مختلف خیالات ادارے تک پہنچنے چاہئیں۔ ادارہ کو صحیح معنوں میں اس بات کا علم ہوتے رہنا چاہیئے کہ وہ کس حد تک اپنے قارئین کی خواہش اور ضرورت پوری کر رہا ہے۔ ہم آپ کو یقین دلانا چاہتے ہیں کہ آپ کی ہر تجویز پر غور کیا جائے گا اور جس حد تک بھی اس پر عمل کرتے ہوئے ہم اپنے مقصد کی طرف لوٹ سکیں گے یقیناً عمل کیا جائے گا۔

پس ہماری آپ سے گزارش ہے کہ الفضل کے متعلق جو بات بھی آپ کے دل میں آئے وہ اپنے دوستوں سے بھی بے شک کہئے لیکن ہمیں ضرور لکھئے ہم آپ کے خیالات کو اپنی رہنمائی کا باعث سمجھیں گے۔ اور امید ہے کہ آپ کی خواہش کے مطابق اپنے مقصد میں پورا اترنے کی کوشش کرتے ہوئے الفضل کو مفید سے مفید تر بنا سکیں گے۔ ہم آپ کے خطوط کے منتظر رہیں گے۔

میری ہستی کی ہے یہی روداد
تجھ سے کرتا رہا ہوں میں فریاد
یعنی ہر لمحہ ہر قدم پہ دعا
کچھ عبادت ہے کچھ ہے استمداد

الوالاقبال

اظہارِ تشکر و مسرت

لِلّٰہ الحمد کہ "الفضل" ضیا بار ہوا — آج اِس مژدہ سے ہر احمدی سرشار ہوا
ایک عرصہ رہا مستور گھٹاؤں میں مگر — از سرِ نَو وہ بصد حُسن نمودار ہوا
اپنے دامن میں لیے آیا ہے اِک صبحِ بہار — اِک نئی شان سے دیکھو وہ گہربار ہوا
حق کو ناکام نہ کر پایا کوئی دستِ ستم — گرچہ ہر گام پہ وہ درپے آزار ہوا
"آ رہے ہیں مری بگڑی کے بنانیوالے" — آمدِ مالکِ تقدیر کا اظہار ہوا
اہلِ حق صبر کے پُتلوں کو مبارک ہو یہ دن — ابتلاؤں کا کٹھن دَور ثمربار ہوا

فرطِ جذبات سے شبیرؔ ہے یوں نغمہ سرا
شائع پھر دوستو الفضل کا اخبار ہوا

(چوہدری شبیر احمد صاحب۔ وکیل المال اوّل تحریک جدید۔ ربوہ)

اعلان سالِ نو تحریک جدید

مرحوم مجاہدین دفتر اوّل کے کھاتوں کی بحالی کا کام مکمل کیا جائے

"تاکہ یہ دفتر ہمیشہ کیلئے زندہ ہو جائے"

سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ نے ۴ نومبر ۱۹۸۸ء (۴ نبوت ۱۳۶۷ ہش) بروز جمعہ لندن کے بیت الفضل میں خطبہ جمعہ کے ذریعہ تحریک جدید کے پچپنویں سال کا اعلان فرمادیا۔

اس خطبہ میں ہمارے محبوب امام ایدہ اللہ نے جہاں مجموعی طور پر قربانیوں میں خصوصاً معاونین خصوصی کی قربانیوں میں اضافہ پر اظہار خوشنودی فرمایا ہے وہاں آئندہ کے لئے بہت محنت اور حسنِ انتظام سے کام کرنے کی تلقین فرمائی ہے نیز جن جماعتوں نے کما حقہٗ زور صرف نہیں کیا ان کو ایفاءِ عہد کی طرف توجہ دلاتے ہوئے فرمایا کہ وہ اس گزشتہ کمی کو بھی پورا کریں سالِ نو میں ہمیں قریباً سوا سو ملکوں کی نوع بنوع ضروریات کو پورا کرنا ہے لہٰذا حضور انور نے فرمایا:۔

"اگر جماعت نے ذمہ داریاں ادا کرنی ہیں اور کام بہت زیادہ ہیں تو یہی ایک طریق ہے کہ مخلصین کی تعداد بڑھا کر اللہ تعالیٰ کے حضور پیش کرتے رہیں"۔

نیز فرمایا "جوں جوں آپ دعا اور اخلاص کے ساتھ اس راہ میں قدم آگے بڑھائیں گے خدا نئے نئے کام آپ کے سامنے پیش کرتا چلا جائے گا"۔

حسنِ انتظام کا تقاضا ہے کہ

(i) اوّلین موقع پر قواعد و ضوابط کے مطابق معینہ فارموں پر وعدے حاصل کئے جائیں سبقت کا ثواب پیش نظر رہے۔

(ii) جملہ افراد جماعت کی شمولیت کا اہتمام کیا جائے (بشمول بچگان و مستورات)

(iii) وعدے معیاری ہوں اور معاونین خصوصی کی تعداد میں اضافہ عمل میں لایا جائے۔

(iv) دفتر اوّل کے جملہ کھاتے بحال کروائے جائیں (حسب ارشاد حضور: کرید کرید کر وارثین کو تلاش کیا جائے۔)

(v) مجموعی طور پر گزشتہ سال کی نسبت کم از کم چالیس فیصد اضافہ پیش کرنے کی سعادت حاصل کی جائے۔

(وکیل المال اوّل تحریک جدید)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قائد کی خصوصیات

عبدالحلیم احمد - مربی سلسلہ

لفظ قائد وسیع مفہوم رکھتا ہے۔ ہر وہ شخص جسے کسی نہ کسی رنگ میں قیادت و امارت کی ذمہ داریاں سونپی گئی ہوں وہ قائد کہلاتا ہے۔ خواہ وہ امیر، راہنما، بادشاہ اور حکمران کے نام سے پکارا جائے لفظ قائد ان سب پر حاوی ہے

قائد کی کیا ضرورت ہے؟ اس سوال کا یہ جواب ہے کہ خدا تعالیٰ کی یہ سنت ہے کہ وہ انسانوں کو پراگندہ نہیں چھوڑنا چاہتا بلکہ جس طرح اس نے نظام شمسی میں بہت سارے ستارے پیدا کیے ہیں اور سورج کو اس نظام کی بادشاہی بخشی ہے۔ اسی طرح انسانوں کو باہم متحد اور یک جان بنانے کے لئے ان میں ایک امیر، حاکم یا قائد کی ضرورت ہے۔

قائد میں کن کن خصوصیات کا پایا جانا ضروری ہے یہ ایک لمبی تفصیل ہے۔ پہلے مفکرین اور علماء نے اس پر خوب لکھا ہے۔ نظام الملک طوسی کی کتاب "سیاست نامہ"، کیکاؤس کی کتاب "قابوس نامہ" ابن طقطقی کی کتاب "الفخری" اور اس کے علاوہ اور بہت سی کتب میں ان کے مولفین نے حکمرانوں (قائدین) کی خصوصیات پر سیر حاصل بحث کی ہے۔ ان میں سے بعض خصوصیات اختصار اور انتخاب کے ساتھ پیش کی جاتی ہیں۔

۱۔ عقل

ایک قائد میں عقل جیسا جوہر سب سے افضل صفت ہے کیونکہ یہ صفت باقی سب صفتوں کی اساس ہے بلکہ صرف یہی ایک صفت ہو تو ملکوں کا نظم و نسق قائم رہ سکتا ہے۔ کیکاؤس ایک مشہور مفکر گزرا ہے۔ اس کے نزدیک "عقل صحیح معنوں میں سلطان کا وزیر ہوتی ہے۔" ابن طقطقی بھی ایک مشہور مفکر اور عالم ہوئے ہیں ان کا کہنا ہے کہ "عقل کے ذریعہ امور مملکت انجام پاتے ہیں اور جملہ صفات کا جائزہ اور صحیح استعمال ہو سکتا ہے۔ جو حکمران عقل کی دولت سے محروم ہو وہ ہرگز اس بات کا مستحق نہیں کہ زمام حکومت اس کے سپرد کی جائے"۔

۲ عدل

عدل کی صفت بھی ایک بنیادی صفت ہے۔ ایک قائد کا اس صفت سے متصف ہونا نہایت ضروری ہے اس سے رعایا میں خوشحالی پیدا ہوتی ہے اور امور مملکت کی انجام دہی آسان اور سہل ہو جاتی ہے نیز عدل و انصاف کو قائم کرنا اور مساوات کا سلوک برتنا ایک قائد کا اہم دینی فریضہ بھی ہے۔

اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو حکم دیا کہ تو یہ اعلان کر دے۔ کہ مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں تمہارے درمیان عدل سے فیصلہ کروں
(الشوریٰ: ۱۵)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عدل و انصاف کی جو مثالیں قائم فرمائی ہیں وہ رہتی دنیا تک روشنی کا مینار بن کر دنیا کی راہنمائی کرتی رہیں گی۔ آپ عدل و انصاف کے معاملہ میں ہمیشہ یکسانیت کا سلوک فرمایا کرتے تھے رشتہ داری، اعزہ و اقارب کی محبت آپؐ کو کبھی اس بات سے نہیں روک سکی کہ آپ انصاف کا دامن چھوڑیں بلکہ ہمیشہ آپؐ نے عدل و انصاف کو مقدم رکھا اور کبھی کسی رشتہ داری کی پرواہ تک نہیں کی۔ ایک مرتبہ کا ذکر ہے کہ جب بدر کے معرکہ میں متعدد اکابر قریش مکہ گرفتار ہو کر آئے تو ان میں آپؐ کے چچا حضرت عباسؓ بھی تھے۔ رات کو رسیوں کے بندھن سخت ہونے کی وجہ سے حضرت عباسؓ کے کراہنے کی آواز آتی تھی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب اُن کی آواز سنتے تو مضطرب ہو جاتے اور کروٹ پر کروٹ بدلتے صحابہؓ نے جب آپؐ کی یہ حالت دیکھی تو حضرت عباسؓ کے بندھن ڈھیلے کر دیئے اس پر ان کی آواز آنی بند ہو گئی۔ آپؐ نے صحابہؓ کو بلا کر پوچھا کہ عباس کی آواز نہیں آتی صحابہؓ نے عرض کی ہم نے ان کے بندھن ڈھیلے کر دیئے ہیں فرمایا جاؤ! اور تمام قیدیوں سے یکساں سلوک کرو اور سب کے بندھن کھول دو یہ واقعہ سبق دیتا ہے کہ عدل و انصاف کے معاملہ میں برابری کا سلوک مدنظر رکھنا ضروری ہے خواہ کوئی رشتہ دار ہی کیوں نہ ہو۔

قائد کے اس صفت سے متصف ہونے کے بارے میں پہلے مفکرین اور علماء نے بہت کچھ لکھا ہے۔ نظام الملک طوسی نے اپنی کتاب "سیاست نامہ" میں حکمران کے اوصاف بڑی وضاحت سے تحریر کئے ہیں۔ آپ نے لکھا ہے کہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ بادشاہ سے باز پرس کرے گا۔ اور اُسے اللہ تعالیٰ کے حضور ایک ایک چیز کا حساب و کتاب دینا ہوگا۔ اس لئے وہ اُسے متنبہ کرتے ہیں کہ وہ رعایا میں سے کسی کے ساتھ بھی غیر عادلانہ برتاؤ نہ کرے اور اپنے عمّال کو بار بار آگاہ کرتا رہے کہ وہ رعایا کے ساتھ نرمی کا سلوک کریں اور انہیں بتائے کہ اگر ایسا نہ کیا گیا تو انہیں خداوند رب العزت کے حضور جوابدہ ہونا پڑے گا۔

حضرت عمر بن عبدالعزیزؓ اموی دور کے ایک خدا ترس بزرگ، نیک دل اور عادل حکمران گذرے ہیں۔ آپؒ اپنے عمّال (گورنرز) کو لکھا کرتے تھے کہ "اگر تمہارا اقتدار، تمہاری طاقت تمہیں عوام پر ظلم کرنے پر اکسائے تو اللہ کی طاقت و اقتدار کو یاد کر لینا" نیز فرمایا کرتے تھے کہ اگر کسی کو حکومت ملے تو عوام کے ساتھ نرمی کا برتاؤ کرے، اور جو اللہ کے بندوں پر رحم کرے گا اللہ اُس پر قیامت کے دن مہربان ہوگا۔"
(ابن کثیر جزء ۹ ص ۲۸۱)

امیر عنصر المعالی کیکاؤس ایک مشہور مفکر اور عالم تھے آپ نے حکمرانوں کے اوصاف اپنی مشہور کتاب "قابوس نامہ" میں قلمبند کئے ہیں۔ آپ حکمرانوں کی صفت عدل و انصاف پر بڑا زور دیتے ہیں۔ آپ کے نزدیک حکومت کا مقصد ہی یہ ہے کہ بنی نوع انسان کو تکالیف و مصائب سے محفوظ رکھا جائے اور ان کے ساتھ عادلانہ اور منصفانہ سلوک روا رکھا جائے اور سب کے ساتھ مساویانہ برتاؤ کیا جائے۔ آپ حکمران کو سورج سے تشبیہ دیتے ہیں جو ادنیٰ و اعلیٰ دونوں کو برابر روشنی پہنچاتا ہے۔

ابن طقطقی اپنی کتاب "الفخری" میں لکھتے ہیں "عدل حکمران کے لئے ایک لازمی وصف ہے۔ جس کے ذریعہ دولت کی بہتات ہو جاتی ہے رعایا کی ترقی عدل کے بغیر ممکن نہیں"۔ عدل کے سلسلہ میں وہ ہلاکو خاں کا ایک دلچسپ واقعہ بیان کرتے ہیں کہ بغداد پر قابض ہو جانے کے بعد ہلاکو نے فقہاء سے اس بارے میں استفسار کیا کہ عادل کافر بادشاہ بہتر ہے یا ظالم مسلمان۔ تمام فقہاء غور و خوض کرنے کے لئے مستنصریہ میں جمع ہوئے لیکن انہوں نے فیصلہ کر لینے کے باوجود جواب دینے سے ہچکچاہٹ محسوس کی۔ رضی الدین علی بن طاؤس بھی اس مجلس میں موجود تھے وہ سن رسیدہ اور معزز تھے۔ جب انہوں نے علماء کے پس و پیش کو دیکھا تو انہوں نے فتویٰ دیا اور سب سے پہلے دستخط ثبت کر دیئے جس میں عادل کافر حکمران کو ظالم مسلمان فرمانروا پر ترجیح دی گئی تھی ان کی دیکھا دیکھی پھر دوسروں نے بھی دستخط کر دیئے۔ اس طرح ابن طقطقی عدل کو مذہب پر بھی ترجیح دیتے ہیں۔
("الفخری" بحوالہ مسلمانوں کے سیاسی افکار از پروفیسر رشید احمد)

۳۔ علم

(اگرچہ علم عقل کا ثمرہ ہی ہے۔ لیکن اس کی بدولت انسان فیصلوں اور احکام میں لغزش سے محفوظ رہتا ہے۔ خرد و کلاں کی نظر میں وہ علم ہی کے باعث بلند ہو جاتا ہے۔ اور اسی کی وجہ سے اس کا شمار دنیا کے عظیم المرتبت حکمرانوں میں ہونے لگتا ہے)

علم سے خالی حکمران اُس مست ہاتھی کی طرح ہے جو جدھر سے گزرتا ہے بس کچلتا چلا جاتا ہے۔ قائد کی اس صفت پر بھی مفکرین اور علماء نے اپنی آراء کا اظہار کیا ہے۔ بعض کا کہنا ہے کہ اس قدر ہونا چاہیئے کہ علماء سے بحث و تمحیص میں اُن پر اپنی برتری ثابت کر سکے۔

بعض کے نزدیک علوم شرعیہ پر کامل دسترس کا حامل ہونا چاہیئے۔ اور بعض یہ کہتے ہیں کہ علم السیاست، علم التواریخ کا علم ہونا ضروری ہے۔ اس لحاظ سے اگر دیکھا جائے تو پھر آجکل کے نئے علوم مثلاً سائنس، نفسیات، اور اقتصادیات وغیرہ کا دور دورہ ہے۔ اس لئے ایک قائد کا ان علوم سے متصف ہونا اُس کے لئے بہت مفید ہوگا۔ بہر حال "علم" ایک ایسی صفت ہے جس سے وہ عالموں، ادیبوں اور صاحب الرائے لوگوں میں مقبول ہو سکتا ہے اور قوم و ملت کی بہت بہتر رنگ میں خدمت سرانجام دے سکتا ہے

۴۔ خوف خدا

خوف الٰہی قائد کی بنیادی خصوصیت ہے۔ خوفِ خدا ہر خیر کی جڑ اور ہر برکت کی کلید ہے جب تک قائد خدا سے ڈرتا رہے گا اس وقت تک عوام اپنے آپ کو اُس سے امن میں سمجھیں گے۔ خوف خدا کے نتیجہ میں اُس میں تقویٰ پیدا ہوگا اور نیکی کی تحریکات بیدار ہوں گی اور اس وجہ سے وہ اپنے تمام امور میں صحیح طور پر کام کر سکے گا۔ فیصلوں کے وقت انصاف سے کام لے سکے گا۔ اور اپنی خواہشات کو خوفِ خدا کی وجہ سے امور مملکت میں حائل نہیں ہونے دے گا ورنہ اگر اُس نے خدا کا خوف کھانے کی بجائے عوام سے خوف کھایا اور ان کی مرضی کے مطابق فیصلے دیئے تو یہ شرک ہوگا اور شرک بہت بڑا ظلم ہے۔ اور ظلم زیادہ دیر تک نہیں چل سکتا۔ آخر اس کو جانا ہی ہے۔

۵۔ سنجیدگی اور قناعت

قائدین کے لئے رعب و دبدبہ بھی ضروری ہے کیونکہ اس سے نظام کی حفاظت اور رعایا کے حرص و آز پر قابو پایا جاتا ہے۔ چنانچہ اس ضمن میں مفکرین کا خیال ہے کہ قائد کو سنجیدہ اور متین طبیعت کا مالک ہونا چاہیئے اور لہو و لعب ہنسی اور مذاق کی مجالس میں نہیں جانا چاہیئے ورنہ اس سے اس کا رعب اور دبدبہ قائم نہیں رہ سکے گا اور اس کے وقار کو ٹھیس پہنچے گی۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

۶۔ تواضع اور انکساری

تواضع اور انکساری بھی قائد کا اہم وصف ہے لیکن اس کی وجہ سے اس کی شخصیت اور اس کے وقار، رعب و دبدبہ پر حرف نہیں آنا چاہیئے۔ غرور اور گھمنڈ نام کی کوئی شئے اُس میں نہیں پائی جانی چاہیئے کیونکہ ایسی قیادتیں زیادہ دیرپا ثابت نہیں ہوتیں بلکہ تھوڑے دنوں کی مہمان ہوتی ہیں

عوام ایسے قائد سے بہت جلد بیزار ہوجاتے ہیں۔ جبکہ تواضع اور انکساری ایک ایسا وصف ہے جس سے لوگوں کے دلوں میں اس قائد کی عظمت قائم ہوجاتی ہے۔ اور وہ اس سے گہری محبت کرنے لگ جاتے ہیں۔

سرسید احمد نے ایک جگہ پہلے وقتوں کے قائدین کا ذکر کرتے ہوئے لکھا ہے۔ کہ ہر ایک شخص اُن سے مل کر ان کے اخلاق اور ان کی محبت کا فریفتہ ہوجاتا تھا۔ اور تعجب سے کہتا تھا کہ یہ کیسے لوگ ہیں کہ باوجود اس حشمت وشوکت کے بے غرور ہیں اور کیسی انکساری سے ملتے ہیں۔

۷۔ سیاست یا حکمت عملی

دوسرے اوصاف کے ساتھ ساتھ ایک قائد میں حکمت عملی سے کام لینے اور اچھی تدبیر بروئے کار لانے کی سب خصوصیات موجود ہونی چاہئیں۔

سیاست یا حکمت عملی قائد کا راس المال ہے اس سے خونریزی کی روک تھام اور مال کی حفاظت ہوتی ہے۔ عصمتوں کا تحفظ، شرارتوں کا سدباب فسادات کا قلع قمع، فتنوں اور فسادات کا علاج بغیر اس کے ممکن نہیں ہے۔

۷۔ اخلاقی خصوصیات

قائد کا اعلیٰ اخلاقی خصوصیات کے زیور سے اچھی طرح آراستہ وپیراستہ ہونا ضروری ہے تاکہ عوام پر اس کے اچھے اخلاق اثر انداز ہوں اور انہیں خوشحالی اور مسرت کا ماحول میسر آئے جس میں وہ چین سے زندگی بسر کرسکیں۔ کہتے ہیں الناس علی دین ملوکھم یعنی لوگ اپنے قائدین کی وضع قطع اور رنگ پر چلتے ہیں۔ اگر ان کا قائد اعلیٰ اخلاقی خصوصیات کا حامل ہوگا مثلاً جرأت وشجاعت، غیرت وحمیت رافت ورحمت جود وسخا، استقلال واستقامت شفقت علی خلق اللہ اصلاح بین الناس عفو اور عدل واحسان وغیرہ جیسی صفات کے زیور سے وہ آراستہ ہوگا تو عوام بھی اس کے اثر کو قبول کریں گے اور اس جیسا بننے کی کوشش کریں گے اور ان میں بھی اعلیٰ اخلاقی خصوصیات پیدا ہونے لگیں گی، جو ایک پُرسکون اور حسین معاشرہ کے قیام میں بڑی ممد ومعاون ثابت ہوں گی۔

ابن تیمیہ اپنی کتاب "السیاسۃ الشرعیہ" میں لکھتے ہیں کہ حکمران کو چاہیئے کہ کردار واخلاق کے لحاظ سے وہ خود کو بلند رکھے بالخصوص چند اخلاق کا پیدا کرنا اس کے لئے ضروری ہے۔ مثلاً تکلیف دہ مشکلات کے مواقع پر صبر سے کام لینا، غصہ پی جانا لوگوں کو معاف کردینا۔ ہوا و ہوس کی مخالفت شر اور غرور سے دستبرداری اور جرأت اور سخاوت وغیرہ۔

قائد کی اخلاقی خصوصیات میں سے چند کا بیان ذکر کیا جاتا ہے۔

ا۔ امانت

اخلاقی خصوصیات میں سے ایک خصوصیت امانت ہے۔ قائد کو امین ہونا چاہیئے۔ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ اس کی طرف ان الفاظ میں اشارہ فرماتا ہے

ترجمہ:۔ اللہ تمہیں یقیناً (اس بات کا) حکم دیتا ہے کہ تم امانتیں ان کے مستحقوں کے سپرد کرو اور (یہ کہ) جب تم لوگوں کے درمیان فیصلہ کرو تو عدل سے فیصلہ کرو اللہ جس کی تمہیں نصیحت کرتا ہے وہ یقیناً بہت (ہی) اچھی ہے اللہ یقیناً بہت سننے والا اور دیکھنے والا ہے (النساء ۵۹)

قیادت ایک خدائی امانت ہے جس کا حامل ایک بالا وبرتر ذات رب العالمین کے سامنے جوابدہ ہے۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔

سنو! تم میں سے ہر ایک راعی ہے اور ہر ایک اپنی رعیت کے بارہ میں جوابدہ ہے۔ اور سب سے بڑا سردار جو لوگوں پر نگران ہو (یعنی پورے ملک کا حاکم) وہ اپنی رعیت (عوام) کے بارے میں جوابدہ ہے۔

مندرجہ بالا آیت اور حدیث کی روشنی میں ایک حکمران کا یہ فرض ہے کہ وہ اس امانت کا حق ادا کرے جو خدا نے اسکے سپرد کی ہے۔ رعایا کا ہر لحاظ سے خیال رکھے، ان کے ساتھ نرمی کا برتاؤ کرے ان کے بارے میں فیصلے دیتے ہوئے انصاف کا دامن ہاتھ سے نہ چھوڑے اس کی جانب سے رعایا کو کسی قسم کی تکلیف اور دکھ نہ پہنچے نہ جسمانی طور پر نہ ذہنی طور پر اور نہ ان کے حقوق کو دبانے کی کوشش کرے ورنہ وہ امین نہیں رہے گا اور اس امانت کا حق ادا نہیں کر رہا ہوگا جو خدا نے اس کے سپرد کی ہے اس صورت میں وہ خائن کہلائے گا اور امانت کے قابل نہیں رہے گا مزید برآں آخرت میں خدا کے حضور اُسے ایک ایک ظلم کا حساب دینا ہوگا۔

(ب) ایفائے عہد

ایک اخلاقی خصوصیت وعدہ پورا کرنا بھی ہے قائد کے اس صفت سے متصف ہونے کی وجہ سے لوگوں کو قلبی اطمینان اور ذہنی سکون میسر آتا ہے۔ اور اس کی ذات پر اعتماد پختہ ہوتا ہے

قرآن کریم میں اللہ جل شانہٗ اس صفت کی طرف ان الفاظ میں اشارہ فرماتا ہے

ترجمہ:۔ اور اپنے عہد کو پورا کرو (کیونکہ) ہر عہد کی نسبت یقیناً ایک نہ ایک دن جواب طلبی ہوگی۔ (بنی اسرائیل ۔ ۳۵)

پھر ایک دوسری جگہ نیک لوگوں کی خصوصیات کے ضمن میں فرمایا۔

اور اپنے عہد کو جب بھی کوئی عہد کرلیں پورا کرنے والے ہیں۔

(البقرہ ۔ ۱۷۸)

ان آیات سے ایفائے عہد کی اہمیت خوب واضح ہوجاتی ہے۔ پس ایک ایسا شخص کہ جس کے ذمہ عوام کے حقوق کی نگہداشت ہو۔ اس کا اس صفت سے متصف ہونا عوام کے دلی اطمینان اور خوشحالی کا موجب ہوگا۔

ج۔ صداقت

راست گفتاری اور سچائی قائد کی اخلاقی خصوصیات میں سے ایک اہم خصوصیت ہے قرآن کریم میں مومنین کی صفات بیان کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

یعنی وہ جھوٹی گواہیاں نہیں دیتے

(فرقان ۔ ۷۳)

پس جھوٹ ایک ایسی گندی اور زہریلی چیز ہے جو ایک قائد کا اعتبار گنوا دیتی ہے۔ وہ خدا کے حضور بھی گنہگار ٹھہرتا ہے اور عوام کے سامنے بھی اس کی سُبکی ہوتی ہے

د۔ شفقت اور رأفت

نرمی اور کلام میں شائستگی لوگوں سے ہمدردی اور شفقت کا سلوک انسانوں کے اخلاقِ کریمہ کا ایک اہم حصہ ہیں۔ جب کسی سے تحکمانہ لہجہ میں گفتگو کی جائے تو اس سے اس کی دل آزاری ہوتی ہے۔ اور جب ایسا لب ولہجہ اختیار کیا جائے کہ جس میں نرمی اور رأفت کا دخل ہو تو اس سے دوسرے کا دل خوش ہوتا ہے اور طبیعت راحت محسوس کرتی ہے۔ یہ ایک ایسا حربہ بھی ہے جس سے ایک قائد بگڑے ہوئے لوگوں کو راہ راست پر لا سکتا ہے۔ دشمنوں کو دوست بنا سکتا ہے۔ اور لوگوں کے دل جیت سکتا ہے۔ اور اپنی طرف مائل کرسکتا ہے۔ جس کا لازمی نتیجہ یہ نکلے گا کہ اس کی مملکت میں خوشحالی کا دور دورہ ہوگا۔ حکومت مضبوط ہوگی اور لوگ چین سے زندگی بسر کرسکیں گے لیکن اگر اس کے برعکس تنگ نظری اور تعصب وغیرہ اپنائے گا تو حکومت کمزور ہوگی لوگ نفرت کرنے لگیں گے اور کوئی بھی اس کی حکومت کو پسند نہیں کرے گا۔ جس کی وجہ سے اُسے امور مملکت چلانے مشکل ہوجائیں گے۔

ط۔ صبر واستقامت

ہر مشکل اور کٹھن وقت میں صبر اور استقلال سے کام لینا۔ ہمت کو کمزور نہ پڑنے دینا۔ ارادوں میں ذرہ بھر بھی تزلزل نہ آنے دینا اور مشکلات کے سامنے سینہ تان کر ان کا مقابلہ کرنا اور کامل حوصلہ رکھنا ایک قائد کی خصوصیات میں سے بہت ہی اہم خصوصیت ہے۔ اسی صفت کی وجہ سے وہ قوم کو بڑے بڑے گردابوں سے نکال کر کامیابی سے ہمکنار کرسکتا ہے۔

ظ فیاضی

کرم اور سخاوت دلوں کو مسخر کرنے، عوام کی ہمدردیاں حاصل کرنے اور شریروں کو خدمت پر لگانے کے لئے بنیاد ہے۔ حضرت علی کرم اللہ وجہہٗ کا قول ہے

الجود حارس الاعراض یعنی سخاوت آبرو کی محافظ ونگران ہے۔

ابن طقطقی کے نزدیک اس کے ذریعہ لوگوں کے جذبات پر قابو پایا جاسکتا ہے۔ عمدہ مشورے حاصل کئے جاسکتے ہیں اور مشاہیر کی خدمات حاصل کی جاسکتی ہیں۔

ع۔ عفو ودرگزر

جہاں عفو و درگزر ضروری ہو وہاں عفو و درگزر سے کام لینا لوگوں کی اصلاح کا باعث بنتا ہے اور ایک اچھے معاشرے کی تشکیل میں ممد ومعاون ثابت ہوتا ہے۔ چنانچہ ایک قائد کا اس اخلاقی خصوصیت سے متصف ہونا بھی ضروری ہے۔ اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں اس صفت کی طرف ان الفاظ میں اشارہ فرماتا ہے۔

جو لوگ خوشحالی اور تنگدستی (دونوں حالتوں) میں (خدا کی راہ میں) خرچ کرتے ہیں اور غصہ کو دباتے ہیں اور لوگوں کو معاف کرتے ہیں۔ اور اللہ (ایسے) محسنوں سے محبت کرتا ہے

(آل عمران: ۱۳۵)

عفو ودرگزر بھی شفقت ورأفت کی طرح ایک ایسا ہتھیار ہے جس سے بہت بگڑے ہوئے صحیح ہوجاتے ہیں اور پھر نیکیوں میں ترقی کرتے ہیں۔ پس اس لحاظ سے ایک قائد میں اس وصف کا پایا جانا اور بھی ضروری ہوجاتا ہے۔

ربوہ میں

اخبار الفضل جاری کروانے والے ربوہ کے احباب رابطہ قائم فرمائیں۔

سلیمان برادرز نیوز ایجنسی ربوہ C/O
احسان جنرل سٹور گولبازار ۔ ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت حکیم مولانا نور الدین صاحب کے خطبہ جمعہ سے ایک اقتباس

اللہ کے قرب کے حصول کا نام قربانی ہے

حضرت مولانا حکیم نور الدین فرماتے ہیں۔

"قربانی کہتے ہیں۔ اللہ کے قرب کے حصول اور اس میں کوشش کرنے کو۔ میرا ایک دوست تھا اُسے کبوتروں کا بہت شوق تھا۔ شاہجہانپور سے تین سو روپے کا ایک جوڑا منگوایا۔ اُسے اڑا کر تماشا کر رہا تھا کہ ایک بحری نے اس پر حملہ کیا اور اسے کاٹ دیا۔ میں نے کہا کہ دیکھو یہ بھی قربانی ہے۔ باز ایک جانور ہے۔ اس کی زندگی بہت سی قربانیوں پر موقوف ہے۔ اسی طرح شیر ہے۔ اس کی زندگی کا انحصار کئی دوسرے جانوروں پر ہے۔ بلی ہے اس پر چوہے قربان ہوتے ہیں۔ پھر پانی میں ہم دیکھتے ہیں کہ مچھلیوں میں بھی یہ طریق قربانی جاری ہے۔ وہیل مچھلی پر ہزاروں مچھلیوں کو قربان ہونا پڑتا ہے۔ اسی طرح اژدہا ہے کہ جس پر مرغا قربان ہوتا ہے غرض اعلیٰ ہستی کے لیئے ادنیٰ ہستی قربان ہوتی رہتی ہے۔ اسی طرح انسان کی خدمت میں کس قدر جانور لگے ہوئے ہیں۔ کوئی ہل کے لیئے کوئی بگھیوں کے لئے۔ کوئی لذیذ غذا بننے کے لئے۔ پھر اس سے اوپر بھی ایک سلسلہ چلتا ہے وہ یہ کہ ایک آدمی، دوسرے کے لئے اپنے مال یا اپنے وقت یا اپنی جان کو قربان کرتا ہے۔ چنانچہ ہم دیکھتے ہیں کہ لڑائیوں میں ادنیٰ اعلیٰ پر قربان ہوتے ہیں۔ سپاہی قربان ہوتے جاتے ہیں مگر افسر بچ رہے۔ پھر افسر قربان ہونے جائیں اور کمانڈر انچیف کی جان سلامت رہے۔ مگر پھر کئی کمانڈر انچیف بھی ہلاک ہو جاویں۔ مگر بادشاہ بچ رہے۔ غرض قربانی کا سلسلہ دُور تک چلتا ہے۔ اس پر بعض ہندو جو ذبح اور قربانی پر معترض ہیں۔ ان سے ہم نے خود دیکھا کہ جب کسی کے ناک میں کیڑے پڑ جاویں تو پھر ان کو جان سے مارنا کچھ عیب نہیں سمجھتے بلکہ ان کیڑوں کو مارنے والے کا شکریہ ادا کرتے ہیں۔ شکریہ کے علاوہ مالی خدمت بھی کرتے ہیں پھر اس سلسلہ کائنات سے آگے اگلے جہان کے لئے بھی قربانیاں ہوتی رہتی ہیں۔ اگلے زمانہ میں دستور تھا کہ جب کوئی بادشاہ مرتا تو اس کے ساتھ بہت سے عزیزوں کو قتل کر دیا جاتا تا اگلے جہان میں اس کی خدمت کر سکیں۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام جس ملک میں تھے۔ شام اس کا نام تھا۔ وہاں آدمی کی قربانی کا بہت رواج تھا۔ اللہ نے انہیں ہادی کر کے بھیجا اور اللہ نے انکو حقیقت سے آگاہ کیا۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے رؤیا میں دیکھا جبکہ آپکی ۹۹ سال عمر تھی کہ میں بچہ کو قربان کروں۔ ایک ہی بیٹا تھا۔ دوسری طرف اللہ کا وعدہ تھا۔ کبھی مردم شماری کے نیچے تیری قوم نہ آئیگی ادھر عمر کا یہ حال ہے اور بچہ چلنے کے قابل ایک ہی ہے۔ اُسے حکم ہوتا ہے کہ ذبح کر دو۔ رؤیا کا عام مسئلہ ہے اگر کوئی شخص اپنے بیٹے کو ذبح کرتے ہوئے دیکھے تو اسکی بجائے کوئی بکرا وغیرہ ذبح کر دے۔ اسی طرح یہاں لوگوں کو کہا کہ میں بیٹے کو ذبح کرتا ہوں۔ مگر وحیٔ الٰہی سے حقیقت معلوم ہوئی کہ دنبہ ذبح کرنا چاہیئے۔ پس لوگوں کو سمجھایا کہ اے لوگو۔ تمہارے بزرگوں نے جو کچھ دیکھ کر انسانی قربانی شروع کی اسکی حقیقت بھی یہی ہے کہ آدمی کی قربانی چھوڑ کر جانور کی قربانی کی طرف توجہ کرو۔ اسکی برکت یہ ہوئی کہ ہزاروں بچے ہلاک ہونے سے بچ گئے کیونکہ انہیں ادنیٰ کو اعلیٰ پر قربان کرنے کا سبق پڑھا دیا گیا۔"

(خطبات نور جلد دوم ص ۲۸-۲۹)

الفضل کے خریداران سے ضروری التماس

ادارہ الفضل ہفتہ میں الفضل کا ایک شمارہ خطبہ نمبر کے طور پر شائع کرتا ہے۔ جس میں حضرت امام جماعت احمدیہ کے خطبہ جمعہ کا مکمل متن شائع کیا جاتا ہے الفضل کے ایسے خریدار جن کے خریداری نمبر کے ساتھ انگریزی حرف K لکھا ہوتا ہے ان کو صرف خطبہ نمبر ہی بھجوایا جاتا ہے۔ اگر ایسے خریدار روزنامہ اخبار کے مستقل خریدار بننا چاہتے ہوں تو وہ اپنے خریداری نمبر اور اپنے شہر کے پوسٹ کوڈ نمبر سے ادارہ کو مطلع فرمائیں۔

منیجر الفضل ربوہ

حضرت بانیٔ سلسلہ کی سیرت پاک

حضور کے بیان فرمودہ واقعات وارشادات کی روشنی میں

ابتلا اور خدا کے پیارے

اس بات پر ذکر کرتے ہوئے کہ مومنین پر تکالیف اور ابتلا آیا کرتے ہیں فرمایا

"ایک شخص رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور اپنی لڑکی کا آنحضرتؐ کے ساتھ نکاح کے واسطے عرض کیا اور منجملہ اس لڑکی کی تعریف کے ایک یہ بات بھی عرض کی کہ وہ اتنی عمر کی ہوئی ہے مگر آج تک اس پر کوئی بیماری وارد نہیں ہوئی۔ آنحضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ جو لوگ خدا کے پیارے ہوتے ہیں ان پر خدا کی طرف سے ضرور تکالیف اور ابتلا آیا کرتے ہیں" (ملفوظات جلد ۲ ص ۲۱۰)

یہ سلسلہ اب ضرور کامیاب ہوگا

"انبیاء کی زندگی وہی ہوتی ہے جو ابتلا بھی ساتھ ہو چپ چاپ کی زندگی جو امن کے ساتھ کھاتے پیتے گزر جائے وہ عمدہ زندگی نہیں ہوتی۔ محنتوں اور مشقتوں کے بعد سرٹیفکیٹ ملا کرتے ہیں۔ یہ سلسلہ جو خدا تعالیٰ نے جاری کیا ہے یہ اب ضرور اپنے مقصد میں کامیاب ہوگا۔ خواہ ہماری محنتوں سے یہ کام پورا ہو خواہ قضا و قدر سے ایسے امور پیدا ہو جائیں جو اس کام کو پورا کر دیں" (ملفوظات جلد ۷ ص ۳۶۳)

دعائے مغفرت

خاکسار کے ہم زلف محترم چوہدری نبی احمد باجوہ صاحب ریپر ڈیلرانٹر باجوہ کلاتھ اسٹور گولبازار ربوہ مورخہ ۲۳ نومبر ۱۹۸۸ء بروز بدھ ۴ بجے صبح بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ وفات کے وقت ان کی عمر ۵۹ سال تھی۔ ان کی نماز جنازہ اسی روز بعد نماز مغرب محترم مولانا سلطان محمود انور صاحب ناظر اصلاح وارشاد نے گولبازار میں پڑھائی جس کے بعد بوجہ موصی ہونے کے بہشتی مقبرہ میں ان کی تدفین عمل میں آئی۔

مرحوم بہت سی خوبیوں کے مالک تھے۔ غریبوں کے ہمدرد بیواؤں کے غمخوار تھے۔

مرحوم نے اپنے پسماندگان میں اپنی اہلیہ مکرمہ امۃ الحفیظ صاحبہ کے علاوہ ایک بیٹا عزیزم اعجاز احمد باجوہ اور دو بیٹیاں عزیزہ زاہدہ باجوہ اور عزیزہ امۃ الشافی باجوہ اپنی یادگار چھوڑی ہیں۔

احباب جماعت سے مرحوم کی مغفرت اور بلندی درجات کے لئے دعا کی درخواست ہے

(مسعود احمد رہاوی - ربوہ)

میری پیاری امی جان زوجہ ملک محمد عبد اللہ صاحب مرحوم (سابق امیر جماعت احمدیہ بھیرہ) مورخہ ۶ اکتوبر ۱۹۸۸ء بوقت صبح ساڑھے آٹھ بجے بمقام سرگودھا طویل بیماری کے بعد اپنے مولا حقیقی سے جا ملیں۔ آپ محمد شفیع صاحب سیٹھی جہلمی رفیق بانی سلسلہ کی پوتی تھیں۔

مرحومہ موصیہ تھیں۔ تہجد گزار اور بہت مخلص ہمدرد خاتون تھیں۔ جماعت احمدیہ بھیرہ میں لجنہ اماء اللہ کی صدر کی حیثیت سے بھی سلسلہ کا کام کرنے کی سعادت ملی۔ کئی بچیوں کو قرآن پاک پڑھایا۔ حالانکہ خود بہت بچپن میں اپنی والدہ صاحبہ کے فوت ہو جانے کی وجہ سے اپنی شادی سے پہلے تک اس سعادت سے محروم رہی تھیں اور اپنی شادی کے بعد چوتھے بچے کی پیدائش پر ایک حافظ سے قرآن پاک پڑھا تھا۔ وفات سے چند گھنٹے قبل عاجزہ سے قرآن پاک کی تلاوت کرنے کو کہا اور ایک گھنٹہ تک جذب کے عالم میں سنتی رہیں۔

درود شریف کثرت سے پڑھتی تھیں۔ مرتے دم بھی اسی کا ورد تھا۔ مرحومہ نے اپنے پیچھے چار بیٹیاں اور پانچ بیٹے چھوڑے ہیں جو کہ خدا کے فضل وکرم سے سب اپنے گھروں میں آباد ہیں۔

مرحومہ کی نماز جنازہ مولوی دوست محمد صاحب نے پڑھائی اور دعا مکرم مبارک مصلح الدین صاحب نے کرائی۔ بعد نماز مغرب تدفین بہشتی مقبرہ میں عمل میں آئی۔ اللہ تبارک تعالیٰ میری پیاری امی جان کو جنت میں اعلیٰ مقام عطا کرے اور اپنے فضلوں کی بارش ہم سب پر کرے۔ ہمیں صبر اور حوصلہ دے آمین ثم آمین۔

(خالدہ ملک زوجہ ملک محمد افضل صاحب سرگودھا)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سیرۃ حضرت رسولِ کریم صلے اللہ علیہ وسلم

بزبان

حضرت فضل عمرؓ

حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد نور اللہ مرقدہٗ فرماتے ہیں :۔

"جب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر یہ وحی نازل ہوئی ....

... تو آپؐ نے مکہ کے تمام قبائل کو جمع کیا اور فرمایا کہ اگر میں تمہیں کہوں کہ اس پہاڑ کے پیچھے ایک بڑا بھاری لشکر جمع ہے جو تم پر حملہ کرنے والا ہے تو کیا تم مان لوگے؟ اب باوجود اس کے کہ یہ ایک ناممکن بات تھی کیونکہ اس پہاڑ کے پیچھے میدان تھا اور اس میں کوئی لشکر تو الگ رہا پچاس ساٹھ آدمی بھی نہیں چھپ سکتے تھے مگر پھر بھی انہوں نے کہا ہم تمہاری بات یقیناً مان لیں گے کیونکہ تم نے آج تک کبھی جھوٹ نہیں بولا۔ گویا وہ ناممکن بات کو بھی جو آپؐ کے منہ سے نکلے ماننے کے لئے تیار تھے۔ اس پر آپؐ نے فرمایا۔ اگر تم میری اس بات کو ماننے کے لئے تیار ہو تو میں تمہیں بتاتا ہوں کہ خدا تعالیٰ نے مجھے نذیر بنا کر بھیجا ہے۔ اگر تم مجھے نہیں مانو گے تو خدا تعالیٰ کے غضب کے نیچے آؤ گے۔

...... غرض رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ان میں اسقدر راستباز اور امین مشہور تھے کہ دشمن بھی اقرار کرتا تھا کہ اس شخص سے بڑھ کر سارے مکہ میں کوئی شخص دیانت دار اور راستباز نہیں۔ پھر اگر ایک انسان اپنی بیوی کے سو جھوٹ دیکھ کر بھی اپنے دل میں کوئی وسوسہ پیدا نہیں کرتا تو کیا وجہ ہے کہ وہ ایسے شخص پر اعتبار نہیں کرتے جس کا ہر قول سچا اور جھوٹ سے مبرا ہے۔

...... بیویوں کی سچائی پر تو وہ گواہ بھی نہیں ہوتے مگر محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سچائی پر تمام مکہ شاہد تھا اور دشمن بھی آپ کی راستبازی سے انکار نہیں کرتا تھا۔ پھر آپؐ کا انکار کیسے درست ہو سکتا ہے۔

..... رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب دعویٰ نبوت فرمایا تو اُس وقت حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہٗ باہر گئے ہوئے تھے۔ واپس تشریف لائے تو آپ کی ایک لونڈی نے آپ سے کہا کہ آپ کا دوست تو (نعوذ باللہ) .... عجیب عجیب باتیں کرتا ہے۔ کہتا ہے کہ مجھ پر آسمان سے فرشتے نازل ہوتے ہیں۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اسی وقت اُٹھے اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے مکان پر پہنچ کر آپ کے دروازہ پر دستک دی رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم باہر تشریف لائے تو حضرت ابوبکرؓ نے عرض کیا کہ میں آپ سے صرف ایک بات پوچھنے آیا ہوں۔ کیا آپ نے یہ کہا ہے کہ خدا کے فرشتے مجھ پر نازل ہوتے ہیں اور مجھ سے باتیں کرتے ہیں۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس خیال سے کہ ایسا نہ ہو ان کو ٹھوکر لگ جائے تشریح کرنی چاہی

مگر حضرت ابوبکرؓ نے کہا آپ تشریح نہ کریں اور مجھے صرف اتنا بتائیں کہ کیا آپ نے یہ بات کہی ہے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر اس خیال سے کہ معلوم نہیں یہ سوال کریں کہ فرشتوں کی شکل کیسی ہوتی ہے اور وہ کس طرح نازل ہوتے ہیں۔ پہلے کچھ تمہیدی طور پر بات کرنی چاہی مگر حضرت ابوبکرؓ نے پھر کہا نہیں نہیں آپ صرف یہ بتائیں کہ کیا یہ بات درست ہے۔ آپؐ نے فرمایا ہاں درست ہے۔ اس پر حضرت ابوبکرؓ نے عرض کیا میں آپ پر ایمان لاتا ہوں اور پھر انہوں نے کہا یا رسول اللہ میں نے دلائل بیان کرنے سے صرف اس لئے روکا تھا کہ میں چاہتا تھا کہ میرا ایمان مشاہدہ پر مبنی ہو دلائل پر اس کی بنیاد نہ ہو۔ کیونکہ آپ کو صادق اور راستباز تسلیم کرنے کے بعد کسی دلیل کی ضرورت ہی نہیں رہتی۔"

نیک نمونہ کا اثر

حضرت سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب کے والد ماجد حضرت ڈاکٹر سید عبد الستار شاہ صاحب جو کہ سیدنا حضرت اقدس بانی سلسلہ کے رفیق تھے رعیہ ضلع سیالکوٹ کے ہسپتال میں لمبا عرصہ ملازم رہے انہی ایام کا واقعہ ہے کہ ایک روز حضرت شاہ صاحب نماز کی ادائیگی کے لئے نزدیکی بیت الذکر میں تشریف لے گئے اس وقت ایک سخت مخالفِ احمدیت چوہدری رحیم بخش صاحب وضو کے لئے مٹی کا لوٹا ہاتھ میں لئے وہاں موجود تھے حضرت ڈاکٹر صاحب کو دیکھتے ہی مذہبی بات چیت شروع کر دی۔ حضرت ڈاکٹر صاحب کی کسی بات پر چوہدری رحیم بخش صاحب نے شدید غصہ میں آکر مٹی کا لوٹا زور سے آپ کے ماتھے پر دے مارا۔ لوٹا ماتھے پر لگتے ہی ٹوٹ گیا۔ ماتھے کی ہڈی ماؤف ہوگئی اور خون زور سے بہنے لگا۔ ڈاکٹر صاحب کے کپڑے خون سے لت پت ہو گئے۔ آپ نے زخم والی جگہ کو ہاتھ سے تھام لیا اور فوراً مرہم پٹی کے لئے ہسپتال چل دیئے ان کے واپس چلے جانے پر چوہدری رحیم بخش صاحب گھبرائے کہ اب کیا ہوگا؟ یہ سرکاری ڈاکٹر ہیں۔ افسر بھی ان کی سنیں گے اور میرے بچنے کی اب کوئی صورت نہیں۔ میں کہاں جاؤں؛ اور کیا کروں؟

وہ ان خیالات میں ڈرتے ہوئے اور سہمے ہوئے وہیں دبکے پڑے رہے۔ ادھر ڈاکٹر صاحب نے ہسپتال میں جاکر زخمی سر کی مرہم پٹی کی دوائی لگائی اور پھر خون آلودہ کپڑے بدل کر دوبارہ نماز کے لئے اسی بیت الذکر میں آ گئے۔

جب ڈاکٹر سید عبد الستار شاہ صاحب دوبارہ بیت الذکر میں داخل ہوئے اور چوہدری رحیم بخش صاحب کو وہاں دیکھا تو دیکھتے ہی آپ مسکرائے اور مسکراتے ہوئے پوچھا:۔

"چوہدری رحیم بخش! ابھی آپ کا غصہ ٹھنڈا ہوا ہے یا نہیں"

یہ فقرہ سنتے ہی چوہدری رحیم بخش صاحب کی حالت غیر ہو گئی فوراً ہاتھ جوڑتے ہوئے معافی کے ملتجی ہوئے اور کہنے لگے کہ شاہ صاحب آپ میری بیعت کا خط لکھ دیں۔ چنانچہ چوہدری صاحب احمدی ہوگئے کچھ عرصہ کے بعد انؓ کے باقی افراد خانہ بھی احمدیہ جماعت میں شامل ہو گئے۔

ولادت

• اللہ تعالیٰ نے اپنے خاص فضل و کرم سے خاکسار کے بیٹے رانا عبد الغفور آف چک نمبر ۱۴ جنوبی ضلع سرگودھا حال ابوظہبی کو ۱۲ ربیع الاول بروز منگل ۲۵ اکتوبر کو دوسرا بیٹا عطا فرمایا ہے۔ نومولود مکرم عبد المجید صاحب کارکن صدر انجمن احمدیہ کا نواسہ ہے نومولود کا نام رانا محمد عثمان ہاشمی تجویز ہوا ہے۔ اس خوشی میں شکرانے کے طور پر -/۱۰۰ روپے تعمیر بیوت الذکر میں دیئے ہیں۔ احبابِ کرام اور خاندان حضرت بانی سلسلہ سے درخواستِ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو ہر لحاظ سے دین اور دنیا کے لئے نہایت ہی بابرکت اور والدین کے لئے قرۃ العین بنائے آمین۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے نومولود کو وقفِ نَو میں شامل کر دیا گیا ہے کہ خدا تعالیٰ نومولود کا وقف قبول فرمائے۔ آمین۔

(رانا رحمت اللہ خاں صدر جماعت چک ۱۴ جنوبی سرگودھا)

ایجنسی لینے کے خواہشمند متوجہ ہوں

ربوہ اور لاہور میں ایسے احباب جو روزنامہ الفضل کی ایجنسی لینا چاہتے ہوں وہ دفتر الفضل سے فوری طور پر رابطہ قائم کریں۔

(مینیجر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

ضروری نوٹ:۔ مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق یا کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر مع ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

مسل ۲۶۷۶۷ میں نصیرہ راجوری زوجہ مبارک احمد راجوری قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر ۳۰ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن عزیز آباد کراچی ضلع کراچی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۹.۰۷.۸۸ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جسکی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ ۱۔ حق مہر/۱۵۰۰۰ روپے جو بصورت زیورات طلائی ۸ تولہ مالیتی /۳۰۰۰۰ روپے کی صورت میں وصول شدہ ہیں (۲) انعامی بانڈز /۳۰۰۰ روپے۔ زیورات چوڑیاں ۴ عدد۔ بندے ایک جوڑی ہار ایک عدد۔ انگوٹھی ۱ عدد۔ کل جائیداد /۳۳,۳۰۰ روپے۔ اسوقت مجھے مبلغ /۴۰۰ روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میں اقرار کرتی ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتی رہوں گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامۃ: نصیرہ راجوری ۲/۱۲ محمدی کالونی کراچی گواہ شد (۱) مبارک احمد راجوری وصیت ۱۵۰۷۲ گواہ شد (۲) سیدہ سجاد شاہ وصیت ۱۵۸۷۲۔

مسل ۲۶۷۶۸ میں امۃ المتین بنت مبارک احمد قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر ۱۸ ۱/۲ سال پیدائشی احمدی ساکن عزیز آباد کراچی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۷.۰۷.۸۸ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اسوقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ زیورات طلائی وزنی تقریباً ۳ تولہ مالیتی /۱۱۲۵۰۔ اس وقت مجھے مبلغ /۲۵۰ روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتی رہوں گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامۃ: امۃ المتین بنت مبارک احمد ۲/۱۲ عزیز آباد کراچی گواہ شد (۱) مبارک احمد راجوری وصیت ۱۷۰۷۲ گواہ شد (۲) سید سخاوت شاہ صاحب وصیت ۱۵۸۷۲۔

مسل ۲۶۷۶۹ میں شوکت محمود ولد میاں مبارک احمد صاحب قوم راجپوت پیشہ پرائیویٹ سروس عمر ۲۷ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن شاہدرہ ضلع لاہور۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۳.۶.۸۸ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ و غیر متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں اس وقت مجھے مبلغ ۲۰۰ روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد: شوکت محمود ولد میاں مبارک احمد صاحب بی ۳۰۳ پیپلز کالونی فیروزوالا شاہدرہ لاہور۔ گواہ شد (۱) بشیر احمد علی وصیت ۲۷۹۱۶ گواہ شد (۲) حکیم رحمت علی صاحب وصیت ۱۲۸۰۶

مسل ۲۶۷۷۰ میں سردار شفیق الرحمان اظہر ولد ایچ بشیر احمد قوم ڈوگر پیشہ تعلیم عمر ۲۱ ۱/۲ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالنصر غربی ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۳۱.۰۸.۸۱ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں۔ اس وقت مجھے مبلغ /۳۰۰ روپے ماہوار بصورت وظیفہ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے منظور فرمائی جائے۔ العبد: سردار شفیق الرحمان اظہر ۵/۶ دارالنصر غربی ربوہ۔ گواہ شد (۱) محمد عاشق وصیت ۱۲۰۶۵ گواہ شد (۲) سید محمود احمد صاحب وصیت ۱۲۸۰۹

مسل ۲۶۷۷۱ میں منظفر احمد شہاب ولد سردار محمد قوم راجپوت پیشہ تعلیم عمر ۲۵ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالرحمت شرقی ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۶.۰۸.۸۸ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں۔ اس وقت مجھے مبلغ /۴۰۰ روپے ماہوار بصورت ٹیوشن مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد: منظفر احمد شہاب دارالرحمت شرقی ربوہ معرفت سردار برادرز گولبازار ربوہ۔ گواہ شد (۱) قریشی عبدالحلیم شرر وصیت ۲۵۰۸۶ گواہ شد (۲) پروفیسر عبدالجلیل صادق صاحب وصیت ۲۰۷۳۱۔

فری کوچنگ کلاس کا اجراء

مجلس خدام الاحمدیہ دارالصدر شمالی ربوہ کے زیر اہتمام ۵ دسمبر ۱۹۸۸ء سے ایک فری کوچنگ کلاس کا آغاز کیا جارہا ہے جس کے تحت مڈل۔ میٹرک۔ ایف اے اور ایف ایس سی کے مضامین پڑھائے جائیں گے اس سلسلے میں مزید معلومات کیلئے بیت الانوار کے دفتر خدام الاحمدیہ مجلس دارالصدر شمالی سے رابطہ قائم کریں۔ (منتظم تعلیم و امور طلباء خدام الاحمدیہ دارالصدر شمالی)

الفضل میں اشتہار دیکر اپنی تجارت کو فروغ دیں (مینیجر)

◉ نرینہ اولاد کی کمی
◉ اٹھراء ◉ سوکڑا
کا علاج قدرت ثانیہ کے مظہر اول حضرت حکیم مولانا نورالدین کی بیاض کے عین مطابق ادویات تیار کرتے ہیں۔
• نیز دیگر ادویات بھی آرڈر پر تیار کی جاتی ہیں
• بذریعہ خط و کتاب بھی علاج کیا جاتا ہے
(رجسٹرڈ)
المعاون صحت دواخانہ
جلال پور روڈ (نزد احمدیہ بیت الذکر) حافظ آباد
پوسٹ کوڈ ۵۲۱۱۰

دوا تدبیر ہے اور دعا اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرتی ہے
کامیاب علاج ❖ ہمدردانہ مشورہ
تبخیر معدہ، پرانی خارش و چنبل، خونی و بادی بواسیر مرض اٹھراء، دائمی نزلہ و زکام، ذیابیطس کالی کھانسی دمہ اور بے اولاد مردوں اور عورتوں کا کامیاب علاج ۔ بیرونجات کے مریض اپنے حالات لکھ کر دوا منگوا سکتے ہیں۔
مکمل فہرست ادویہ و جنتری مفید طبی معلومات مفت طلب کریں
ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ
فون: ۶۳۴
NASIR ناصر

سستے پلاٹ اور کالونی میں سب سے بلند مقام پر
کہکشاں ہاؤسنگ سکیم
(مجید بلاک) حکومت پاکستان سے منظور شدہ
اپنی تمام سہولتوں کیساتھ کمرشل و رہائشی پلاٹس کو اپنی پوری صلاحیتوں کو بروئے کار لاتے ہوئے اس سکیم کو ہر طرح سے خوبصورت بنا رہے ہیں
کہکشاں ہاؤسنگ سکیم میں نہایت کم قیمت پر پلاٹوں کی فروخت جاری ہے مندرجہ ذیل پلاٹوں کی خرید و فروخت کیلئے پتہ ذیل سے رابطہ کریں
۱۷ تا ۳۰، ۱۸۱ تا ۱۹۹، ۲۰۱ تا ۲۱۲ —
— ۲۲۳ تا ۲۲۷، ۱ تا ۶، ۲۳۸، ۲۳۹ اور
۲۵۳ تا ۲۹۹ —
عبدالمجید معرفت رزاق ریفریجریشن سروس ریلوے روڈ ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

درحقیقت قوم میں جنت تبھی آتی ہے جب مائیں صحیح تربیت کرنیوالی ہوں

جو عورت بچوں کی صحیح تربیت نہ کرے وہ گھر کی مالکہ کہلانے کی مستحق نہیں

"عورت اسی صورت میں صحیح معنوں میں حوا کی بیٹی کہلا سکتی ہے جب وہ بچوں کی صحیح تربیت کرے اور ان کے اخلاق کی نگرانی کرے اگر بچوں کے اخلاق کی نگرانی نہیں کرتی تو وہ ہرگز حوا کی بیٹی اور گھر کی مالکہ کہلانے کی مستحق نہیں۔ پس حوا کی بیٹیوں کے لیے ضروری ہے کہ وہ اپنی اولاد کی صحیح رنگ میں تربیت کریں۔

حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ ماں کے قدموں کے نیچے جنت ہے۔ یہ کتنا لطیف فقرہ ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ماں کی کتنی اہمیت بیان فرمائی ہے۔ عام طور پر لوگ اس کے یہ معنے کرتے ہیں کہ ماں کی اطاعت اور فرمانبرداری میں جنت ملتی ہے۔ یہ بھی درست ہے لیکن اس کے اصل معنی یہ ہیں کہ درحقیقت قوم میں جنت تبھی آتی ہے جب مائیں اچھی ہوں اور اولاد کی صحیح تربیت کرنیوالی ہوں اگر مائیں اچھی نہ ہوں اور اولاد کی صحیح تربیت نہ کریں تو اولاد بھی کبھی اچھی نہیں ہوگی اور جس قوم کی اولاد اچھی نہیں ہوگی اس قوم میں جنت بھی نہیں آئے گی۔ پس درحقیقت قوم میں جنت ماؤں کے ذریعہ سے ہی آتی ہے۔ قوم کی مائیں جس رنگ میں بچوں کی تربیت کریں گی۔ اسی رنگ میں اس قوم کے کاموں کے نتائج بھی اچھے یا برے پیدا ہوں گے۔ اگر مائیں بچوں کی صحیح تربیت کریں گی تو اس قوم کے کاموں کے نتائج اچھے پیدا ہوں گے۔ اور وہ قوم اپنے مقصد میں کامیاب ہوگی اور اگر مائیں بچوں کی صحیح تربیت نہیں کریں گی تو اس قوم کے کاموں کے نتائج بھی اچھے پیدا نہیں ہوں گے اور وہ قوم اپنے مقصد میں کامیاب نہیں ہو سکے گی ۔۔۔۔۔۔۔

حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک دفعہ وعظ فرما رہے تھے کہ اگر کسی شخص کے ہاں تین لڑکیاں ہوں اور وہ ان کو اچھی تعلیم دلائے اور اچھی تربیت کرے تو وہ شخص جنت کا مستحق ہو جائے گا۔ ایک صحابیؓ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ اگر کسی کے ہاں تین لڑکیاں نہ ہوں بلکہ دو ہوں تو آپؐ نے فرمایا کہ اگر کسی کی دو لڑکیاں ہوں اور وہ ان کو اچھی تعلیم دلائے اور اچھی تربیت کرے تو وہ بھی جنت کا مستحق ہو جائے گا۔ پھر آپؐ نے فرمایا کہ اگر کسی کے ہاں ایک ہی لڑکی ہو اور وہ اس کو اچھی تعلیم دلائے اور اچھی تربیت کرے تو وہ جنت کا مستحق ہو جائے گا۔"

(خواتین کے جلسہ سالانہ میں حضرت فضل عمر مرزا بشیر الدین محمود احمد نوراللہ مرقدہٗ کی تقریر فرمودہ ۲۷ دسمبر ۱۹۴۴ء)

گمشدہ کاغذات

خاکسار کا شناختی کارڈ اور ڈرائیونگ لائسنس ۲۲ نومبر کو دارالنصر کی بڑی سڑک پر کہیں گر گیا ہے۔ جن صاحب کو ملے خاکسار کو پتہ ذیل پر پہنچا دیں۔

(سید حبیب اللہ شاہ دارالعلوم شرقی ربوہ)

دوا تدبیر ہے اور دعا اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرتی ہے

ہمدردانہ مشورہ اور قابل اعتماد اصولی علاج کے لیے
مطب ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ)
گولبازار ربوہ فون: ۶۳۴

مکمل فہرست ادویہ مع جنتری مفید طبی معلومات پر مشتمل مفت طلب فرمائیں

الیکٹرک اور ہارڈ ویئر کا معیاری سامان
کے علاوہ ہمارے ہاں رنگ و روغن واجبی ریٹ پر دستیاب ہے
تشریف لا کر ہمیں خدمت کا موقع دیں
بھٹی برادرز
اقصیٰ چوک۔ ربوہ

حضرت حکیم نظام جان کے
مشہور دواخانہ پر
حکیم عبدالحمید اعوان
ہر ماہ کی ۵-۶-۷ تاریخ کو اقصیٰ چوک (نزد لیٹر بکس) ربوہ میں حاضر ہوتے ہیں
خواتین کیلئے معائنہ کا مستقل طور پر انتظام ہے
مینیجر: مشہور دواخانہ
نزد لیٹر بکس اقصیٰ چوک ربوہ

ایک نئے عزم کیساتھ ربوہ میں سب سے پہلا ادارہ
احمد اسٹیٹس ربوہ رجسٹرڈ
عنقریب ایک بہت بڑے رہائشی منصوبہ کا اقساط پر دینے کا اعلان کرنیوالا ہے۔ نیز زرعی و سکنی ربوہ و ماحول ربوہ میں جائیداد کی خرید و فروخت کا با اعتماد ادارہ
فون دفتر ۵۳۵ گھر: ۴۳۶

CURATIVE COURSES - کیوریٹو کورسز

PILES COURSE	قیمت -/۴۰	بواسیر کورس
ASTHMA COURSE	" -/۶۰	دمہ کورس
BABY GROWTH COURSE	" -/۲۵	بے بی گروتھ کورس
BED URINE COURSE	" -/۳۰	بول بستری کورس
DWARFISHNESS COURSE	" -/۱۰۰	چھوٹا قد کورس
KIDNEY STONE COURSE	" -/۱۵۰	پتھری گردہ، مثانہ کورس
OBESITY COURSE	" -/۶۰	موٹاپا کورس
T-B COURSE	" -/۵۰	ٹی بی کورس

لٹریچر -/۳ کے ڈاک ٹکٹ بھجوا کر طلب کریں
کیوریٹو میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ ربوہ — فون نمبر 771/656

الفضل کے اجراء پر جماعت احمدیہ کو
مبارکباد پیش کرتے ہیں
دواخانہ حکیم نظام جان چوک گھنٹہ گھر گوجرانوالہ
پوسٹ بکس ۲۲۲
فون: ۷۳۹۹۷